حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی
ممبر اسلامی نظریاتی کونسل

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

فہرست

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
1	دیباچہ	01
2	حجاب قرآن کی نظر میں	03
3	حجاب احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں	05
4	حجاب میرا انتخاب	11
5	حجاب: آزادی اور اختیار کی توانا علامت	19
6	عالمی یوم حجاب	22
7	حجاب اور اقبالؒ	34
8	حجاب! مسلم معاشرے کا امتیاز	39
9	حجاب اور دورِ جدید کے چیلنجز	43
10	حجاب! نسوانیت کی فخریہ علامت	48
11	روایت حجاب اور جدید چیلنجز	52
12	مجھے مستور رہنے دو......!	56

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

دیباچہ

ہر سال 4 ستمبر کا دن پوری دنیا میں ''عالمی یوم حجاب'' کے طور پر منایا جاتا ہے۔ یہ دن فرانس میں حجاب پر پابندی کے بعد لندن میں ایک کانفرنس کے موقع پر عالم اسلام کے ممتاز راہنماؤں نے طے کیا تھا۔ 2004ء سے پوری دنیا میں اس پر عمل درآمد ہوتا ہے۔ پاکستان میں بھی ''4 ستمبر عالمی یوم حجاب'' کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے پروگرامات کا انعقاد ہوتا رہا ہے۔

9/11 کے بعد پوری دنیا میں اسلام اور اسلام سے وابستہ علامات کو مغربی میڈیا کے متعصّبانہ رویے کا سامنا ہے جبکہ مسلمان ممالک کی طرف سے اس کا بھرپور طریقے سے جواب نہیں دیا جا رہا۔ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم جس دین سے وابستگی کو اپنی پہچان سمجھتے ہیں اس کا ہم پر حق ہے کہ اس کی صحیح تعلیمات اور اسلام کا روشن چہرہ دنیا کو دکھانے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔

آپ جہاں بھی ہیں اور جس بھی حیثیت میں ہیں ہماری آپ سے درخواست ہے کہ 4 ستمبر کو ''عالمی یوم حجاب'' کے طور پر بھرپور طریقے سے منانے میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ اگر آپ کالم نگار ہیں تو حجاب کے حق میں کالم لکھ کر، اگر ٹی وی چینل سے وابستہ ہیں تو ایک پروگرام نشر کر کے، اگر آپ پروڈیوسر ہیں تو کوئی دستاویزی فلم بنا کر، اور اگر آپ استاد اور مقرر ہیں تو اپنی زبان و بیان سے عالمی سطح پر ''انٹرنیشنل حجاب ڈے'' کی اہمیت کو اجاگر کریں اور مسلمان عورت کو اس کا بنیادی اور فطری حق واپس دلوانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

اس سلسلے میں معاونت کے لیے ہم نے اپنی سرگرمیوں اور مضامین پر مبنی یہ کتابچہ تیار کیا ہے۔ اُمید ہے مفید پائیں گے۔ آپ کی آراء اور تجاویز کا انتظار رہے گا۔

آپ کے مثبت جواب کی منتظر

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

(ممبر اسلامی نظریاتی کونسل)

4 ستمبر 2015

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

حجاب قرآن کی نظر میں

حجاب مسلمان عورت کے لیے ایک ایسا فریضہ ہے جو وہ احکام الٰہی کے تحت ادا کرتی ہے۔ مگر آج اسے مسئلہ بنا کر اچھالا جا رہا ہے۔ قرآن کریم جو ہر مسلمان کے لیے قانون کا درجہ رکھتا ہے۔ سب سے پہلے سورۃ الاحزاب میں آیت حجاب نازل ہوئی۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰىهُ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا (الاحزاب ۳۳:۵۳)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، نبیؐ کے گھروں میں بلا اجازت نہ چلے آیا کرو۔ نہ کھانے کا وقت تاکتے رہو۔ ہاں اگر تمہیں کھانے پر بلایا جائے تو ضرور آؤ مگر جب کھانا کھالو تو منتشر ہو جاؤ۔ باتیں کرنے میں نہ لگے رہو۔ تمہاری یہ حرکتیں نبیؐ کو تکلیف دیتی ہیں مگر وہ شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ حق بات کہنے میں نہیں شرماتا۔ نبیؐ کی بیویوں سے اگر تمہیں کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے مانگا کرو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لیے زیادہ مناسب طریقہ ہے۔ تمہارے لیے یہ ہرگز جائز نہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دو اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد ان کی بیویوں سے نکاح کرو۔ یہ اللہ کے نزدیک بہت

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

بڑا گناہ ہے۔تم خواہ کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ کو ہر بات کا علم ہے۔

اس کے بعد حجاب کا حکم قرآن کریم کی سورۃ النور کی آیت نمبر ۳۰ میں نازل ہوا اور اُس میں خطاب کا آغاز مردوں سے کیا گیا۔اور بعد میں عورتوں کو مخاطب کیا گیا۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ (النور۲۴:۳۱)

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ (النور۲۴:۳۱)

"اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مومن مردوں سے کہو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ اُن کے لیے پاکیزہ طریقہ ہے، جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اُس سے باخبر رہتا ہے"

"اور اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں بجز اس کے کہ جو خود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی چادروں کے آنچل ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں"

●......●......●

Scanned with CamScanner

حجاب احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يَشْهَدْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ سَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مُتَلَفَّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ اِلٰى بُيُوْتِهِنَّ حِيْنَ يَقْضِيْنَ الصَّلَاةَ لَا يَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ٥ (صحيح البخارى)

''حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ مسلمان عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز میں شریک ہوتیں۔ اس حال میں کہ انہوں نے اپنے جسم کو چادروں میں لپیٹا ہوتا، پھر وہ نماز ادا کرنے کے بعد اپنے گھروں کو واپس چلی جاتیں اور اندھیرے کی وجہ سے ان کو کوئی پہچان بھی نہ پاتا تھا۔''

اس حدیث میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں جب مسلمان عورتیں کسی کام سے گھر سے باہر نکلتی تھیں تو اپنے سارے بدن کو ایک بڑی چادر میں لپیٹ لیتی تھیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالیٰ عَنْهَا قَالَتْ: اَوْمَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وَرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وسَلَّمَ فَقَبَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وسَلَّم يَدَهٗ فَقَالَ: مَا اَدْرِىْ اَيَدُ رَجُلٍ اَمْ يَدُ امْرَاَةٍ)) قَالَتْ: بَلْ امْرَأَةٌ قَالَ: ((لَوْ كُنْتِ امْرَأَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكَ يَعْنِى بِالْحِنَاءِ) (سنن ابى داؤد)

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے ایک خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو سمیٹ لیا اور فرمایا: ''مجھے معلوم نہیں کہ یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے۔'' تو اس عورت نے کہا کہ میں عورت ہوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو اگر عورت ہے تو اپنے ناخنوں کو مہندی لگا تا کہ مرد اور عورت میں فرق ہو سکے۔''

یہ حدیث اس بات کا واضح ثبوت مہیا کرتی ہے کہ عورتیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتی تو وہ حجاب میں ہوتی تھیں۔

ان آیات اور احادیث کے بعد کسی مسلمان میں یہ جرأت نہیں ہوتی کہ وہ حجاب کو کلچر، روایت یا معاشرتی اور سماجی رویہ قرار دیں۔ یہ واضح قرآنی والٰہی حکم ہے جسے مسلمان عورت بڑے افتخار کے ساتھ اپنائے ہوئے ہے۔

موجودہ دور میں عالمی استعماری قوتوں نے اُمت مسلمہ پر تہذیبی یلغار کرتے ہوئے اسلامی شعائر کو ہدف بنایا ہوا ہے۔ جہاد، ناموس رسالتؐ، خاندانی نظام اور حجاب ان کے خصوصی اہداف ہیں۔ ہر جگہ پر شعائر کو جو اسلامی تہذیب وثقافت کی علامات ہیں، کو انتہا پسندی قدامت پرستی اور دہشت گردی سے جوڑا جا رہا ہے۔ فرانس، ہالینڈ اور ڈنمارک میں حجاب پر پابندی عائد کی جا چکی ہے۔ ترکی میں یہ ایک گز کا ٹکڑا اتنی خطرناک علامت بن چکا تھا کہ ایک جمہوری حکومت کو کمزور بنانے کا باعث بنتا جا رہا ہے۔ باحجاب طالبات پر تعلیم اور ملازمت کے دروازے بند کیے جا رہے تھے۔ لیکن ترکی میں اب یہ منظر بدل رہا ہے۔

حجاب اُمت مسلمہ کا وہ شعار، مسلم خواتین کا وہ فخر وامتیاز جو اسلامی معاشرے کو پاکیزگی عطا کرنے کا ایک ذریعہ تھا (اور ہے) استعمار کی سالہا سال کی

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

سازشوں کے نتیجے میں آج بھرپور حملوں کی زد میں ہے۔ مسلم دنیا کو پاکیزگی سے ہٹا کر بے حیائی کی دلدل میں دھکیلنا اور عورت کو ترقی کے نام پر بے حجاب کرنا شیطانی قوتوں کا ہمیشہ سے ہدف رہا ہے۔ شیطان کی سب سے پہلی چال جو اس نے انسان کو فطرت کی سیدھی راہ سے ہٹانے کے لیے چلی تھی کہ اس کے جذبہ شرم و حیاء پر ضرب لگائے۔ اور اس کے شاگردوں کی یہ روش آج تک قائم ہے۔ ان کے ہاں ترقی کا کوئی کام اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک عورت حجاب سے باہر نہ آجائے۔ حیاء کو دقیانوسیت قرار دیا جاتا ہے۔ پردے کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ قرار دیا جاتا ہے اور طرح طرح سے برقعہ و چادر کے مذاق اُڑائے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ!

- پردہ و حجاب عورت کو تقدس ہی نہیں تحفظ بھی عطا کرتے ہیں۔ یہ شیطان اور اس کے حواریوں کی غلیظ نگاہوں سے بچنے کے لیے ایک محفوظ قلعہ ہے۔
- برقعہ اور چادر معاشرے سے بے حیائی کی جڑ کاٹ دیتے ہیں۔ جب عورت پردہ اتار پھینکتی ہے تو اس کی مثال اس سپاہی کی سی ہوتی ہے جو اپنی زرہ اتار پھینکتا ہے اور دشمن کا تر نوالہ بن جاتا ہے۔
- عورت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایمان کے بعد خوبصورت ترین تحفہ پردہ عطا ہوا ہے۔ جو اس کی عزت ناموس کی حفاظت کے لیے ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے۔
- پردہ عورت کو ظاہری نمود و نمائش اور غیر ضروری اخراجات سے روکتا ہے، سادگی سکھاتا ہے۔
- پردہ عورت کی زینت ہے، شرم و حیا اس کا زیور ہے اور اس زیور کی حفاظت پردے کے ذریعے ہی ممکن ہے۔
- پردہ عورت کو بلا ضرورت گھر سے باہر جانے سے روکتا ہے جس سے وہ اپنے گھریلو فرائض کو احسن انداز سے سرانجام دے سکتی ہے۔ یہی وہ عمل ہے جسے

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کا جہاد کہا ہے۔

- ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے جو لباس پہن کر بھی ننگی رہتی ہیں اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو کئی ہزار میل دور سے آتی ہوگی۔

چادر اور چار دیواری تو عورت کے تحفظ کے عنوان ہیں اور عورت کا تحفظ، خاندان کے استحکام، نئی نسلوں کی تربیت کے انتظام اور معاشرتی استحکام کا ضامن ہے۔ شیطان کے چیلوں نے کتنا بڑا وار کیا کہ دونوں کو متنازعہ بنا کر عورت کو گھر اور پردے سے نکال کر پوری انسانیت کو نہ صرف ذلت سے دوچار کر دیا ہے بلکہ انسانیت کا مستقبل ہی داؤ پر لگا دیا ہے۔ مغرب، خاندان اور معاشرتی لحاظ سے تباہی کے دہانے پر کھڑا ہے۔ عورت بے پردہ ہوئی تو بن بیاہی مائیں بننے پر معاشرے میں کوئی عار نہ رہا۔ ناجائز بچوں کی کثرت ہوگئی۔ ہر تیسری شادی طلاق پر منتج ہونے لگی۔ معاشرہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگیا۔ جنسی بیماریوں نے ایڈز کی سنگین صورت اختیار کرلی۔ ڈپریشن اور ذہنی امراض کی وجہ سے خودکشیوں میں اضافہ ہوگیا۔ مغربی اقوام اپنے اس معاشرتی انتشار کے بعد مسلمانوں کو بھی اس کا شکار کرنا چاہتے ہیں (Cosmetics) کی صنعت کو زوال سے بچانا بھی ان کا مقصد ہے۔

حجاب پر پابندیاں عائد کرنے کا کھیل انہی طاقتوں کا ہے جنہیں مسلمانوں کا مضبوط خاندانی نظام اور معاشرتی استحکام ایک آنکھ نہیں بھاتا۔

مسلمان خواتین نے پورے شعور کے ساتھ اپنے رب کی رضا اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم وسنت پر عمل کرتے ہوئے اپنے لیے یہ شعار پسند کیا ہے اور ان شاء اللہ مشرق ومغرب کا کوئی آزادی پسند یہ اتروا بھی نہیں سکتا۔ ان کا حق اگر حیا باختگی اور برہنگی ہے تو مسلم خاتون کا حق حجاب اور حیا پر کاربند

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

ہونا ہے۔ان کو شیطانی تہذیب پر چلنے کی آزادی ہے اور وہ اس کے پشتیبان ہیں تو ہمارا حامی و ناصر رب کائنات ہے جس کی رضا پر ہم چل رہے ہیں۔ طاغوت اور اس کے حواریوں سے نہ کل ہم ڈرتے تھے نہ آج ہمیں ان کا کوئی خوف ہے اور جب تک ہماری گردنوں پر ہمارے سر سلامت ہیں۔ہم شعائر اسلامی کی ترویج و حفاظت کا فریضہ ادا کرتے رہیں گے۔ان شاءاللہ

حقیقت یہ ہے کہ حجاب (برقعہ۔چادر۔عبایا گاؤن کچھ بھی کہہ لیں) تو اسلام کا کلچر ہے اور فحاشی و بے حجابی شیطان کی روایت ہے جس کا اعلان خود ربِ کائنات نے کیا ہے۔

''اور شیطان کے بتائے ہوئے راستوں پر نہ چلو۔وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، تمہیں بدی اور فحش کا حکم دیتا ہے اور یہ سکھاتا ہے کہ تم اللہ کے نام پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تمہیں علم نہیں ہے کہ (وہ اللہ نے فرمائی ہیں)'' (سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۶۹)

عورت کو چادر، دوپٹے سے بے نیاز اور بے حجاب کر دینا ہی متبعین ابلیس کا مطلوب و مقصود ہے۔

مسلمان عورت کا شعار حجاب ہے، پردہ ہے، مکمل لباس ہے۔خواہ چادر کی صورت میں یا گاؤن کی صورت میں اور چادر محض گرمی اور سردی سے بچانے والی نہیں، ہمیں جان لینا چاہیے یہ ہمارے رب کا حکم ہے اور شارع نے یہ حکم دیتے ہوئے جو مقصد بتایا تھا وہ ہمیں معلوم ہونا چاہیے فرمایا کہ...... ''اے نبیؐ اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر چادروں کے پلو لٹکا لیا کریں یہ زیادہ مناسب طریقہ ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور نہ ستائی جائیں۔ اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔'' (الاحزاب ۳۳:۵۹)

Scanned with CamScanner

(2) W = Weaknesses ...... کمزوریاں، خامیاں۔

(3) O = Opportunities ...... امکانات اور مواقع۔

(4) T = Threats ...... خطرات اور رکاوٹوں کی نشاندہی۔

وسائل، صلاحیتیں اور قوت:

1۔ پردہ کرنے سے عورت اپنے آپ کو محفوظ سمجھنے لگتی ہے وہ خود اعتماد ہو جاتی ہے۔

2۔ وہ بآسانی پہچانی جاتی ہے کہ وہ مسلمان عورت ہے۔ ستائی نہیں جاتی۔

3۔ اُسے معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

4۔ اللہ کے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے اللہ کی مدد شاملِ حال ہوتی ہے۔

5۔ حجاب اُس کو الگ باوقار شناخت عطا کرتا ہے۔

6۔ اس کا وقت تعمیری کاموں میں لگتا ہے۔

7۔ وہ ماحول کی آلودگی سے محفوظ ہوتی ہے۔

8۔ اُس کی جلد، بال دھوپ اور موسم کی شدت سے محفوظ ہوتی ہے۔

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

کمزوریاں، خامیاں:

1۔ اسلام کے مخالفین ہمیں احساس کمتری میں مبتلا کرتے ہیں کہ ہم قید ہیں۔ جبر کی علامت سمجھا جاتا ہے۔

2۔ اللہ ہمیں قیمتی ہونے کی وجہ سے چھپانے کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ وہ ہماری تصویر کا منفی رخ دیکھاتے ہیں کہ ہم اپنے عیوب کو چھپانے کے لیے حجاب کرتے ہیں۔

3۔ وہ عورت کو بے پردہ کر کے اپنے لیے عیش وعشرت کا سامان پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

4۔ اسلام کو نہ سمجھنے والے طرح طرح کے الزامات عائد کرتے ہیں۔ بیوقوف، مظلوم اور مجبور سمجھا جاتا ہے۔

5۔ قدامت پسند اور رجعت پسند سمجھا جاتا ہے۔

6۔ حجاب کو غلط کاموں کے لیے ایک ڈھال سمجھا جاتا ہے۔ جدیدیت کے خلاف سمجھا جاتا ہے۔

امکانات، مواقع:

1۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہے اسلامی تہذیب عروج کی طرف گامزن دکھائی دیتی ہے۔

2۔ عورت کوئی بھی جائز پیشہ حجاب کی مدد سے اختیار کر سکتی ہے۔

3۔ وہ دین کی اشاعت کا کام آسانی سے کر سکتی ہے۔

4۔ معاشرے میں وہ اپنا کام بخوبی انجام دے سکتی ہے۔

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

مغربی معاشرے میں فکری وجنسی انتشار ہے، ان کا خاندانی نظام تباہ ہوگیا ہے، ان کے معاشرے میں بے چینی ہے، لیکن اپنی مادی قوت کے سہارے وہ تہذیبی میدان میں بھی برتری حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے ہمارا خاندانی نظام ان کا خاص ہدف ہے۔ ہمارے خاندانی نظام کا شیرازہ بکھیرنے کے لیے وہ خواتین کو اکساتے ہیں اور ان کے اندر یہ احساس پیدا کرنے کی کوشش کررہے ہیں کہ اسلامی تہذیب اور قرآن وسنت کے قوانین میں تمہارے اوپر ظلم وزیادتی روا رکھی گئی ہے، تمہیں پابند اور غلام بنا کر رکھا گیا ہے، مغرب کی عورت کے مقابلے میں تم ایک طرح سے قید کی زندگی میں ہو۔ خواتین سے کہا جاتا ہے کہ تم ان پابندیوں کو توڑو گی تو تمہیں آزادی نصیب ہوگی، حالانکہ اسی آزادی کے نتیجے میں ان کا خاندانی نظام تہس نہس ہو چکا ہے، ان کے ہاں کوئی چیز مقدس نہیں رہی، شادی کا تقدس بھی ختم ہوگیا ہے، اور ان کے مرد اور عورتیں آسانی کے ساتھ شادی کے بندھن میں جانے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ اگر کوئی اس بندھن کو قبول کر بھی لے تو دو تین سال میں علیحدگی ہو جاتی ہے اور زندہ والدین کے بچے خانماں برباد ہو جاتے ہیں۔

سنگل پیرنٹ چائلڈ (Single Parent Child) کی تعداد بڑھتی جارہی ہے یعنی بچہ ماں کے ساتھ ہوتا ہے اور باپ کا پتہ نہیں ہوتا۔ اس طرح سے معاشرتی طور پر ایک بہت بڑا مسئلہ پیدا ہوگیا ہے کہ بغیر باپ کے بچوں کا سارا بوجھ ماں پر آجاتا ہے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ مغرب میں عورت کی آزادی حقیقت میں مرد کی تفریح طبع کے سوا کچھ نہیں ہے۔ امریکہ کے بارے میں ایک رپورٹ آئی ہے کہ سیاہ فام باشندوں میں 70 فیصد اور سفید فام میں 35 فیصد بچے سنگل پیرنٹ ہیں اور ان کے دانشور خبردار کررہے ہیں کہ اگر سفید فام لوگوں میں بھی سنگل پیرنٹ بچوں کا تناسب اسی رفتار سے بڑھتا گیا تو ہمارا معاشرہ تباہ

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

ہو جائے گا۔ یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے کہ اس فطری نظام سے تجاوز اختیار کیا گیا ہے جس کی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے نشان دہی کی ہے۔

امریکہ سے تعلق رکھنے والے Pew Reseach Centre (جس کی رپورٹس کو عمومی طور پر دنیا بھر میں اہمیت دی جاتی ہے) کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق سات مسلم اکثریتی ممالک بشمول پاکستان، مصر، سعودی عرب، عراق، لبنان اور تیونس میں کیے گئے ایک سروے کے مطابق پاکستان میں اٹھانوے فیصد افراد گھر سے باہر نکلتے وقت عورت کو پردہ کی کسی نہ کسی صورت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ صرف دو فیصد افراد ننگے سر عورت کے باہر نکلنے کے حامی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق پاکستان میں رہنے والوں کی سب سے بڑی تعداد بتیس فی صد عورتوں کے لیے حجاب (سعودی برقعہ جس میں صرف آنکھیں نظر آتی ہیں) لے کر گھر سے نکلنے کے حامی ہیں۔ اکتیس فیصد پاکستانیوں کی رائے میں عورت کو ایرانی طرز کا برقعہ (جس میں چہرہ کا پردہ نہیں ہوتا) پہن کر گھر سے باہر نکلنا چاہیے۔ چوبیس فی صد پاکستانیوں کی رائے میں عورت کو کم از کم اسکارف پہن کر گھر سے نکلنا چاہیے۔ آٹھ فی صد پاکستانیوں کی رائے میں سر پر دوپٹہ لپیٹ کر عورت کو گھر سے باہر نکلنا چاہیے جبکہ دو فی صد کے خیال میں افغانی برقعہ پہن کر گھر سے باہر نکلنا چاہیے۔ پاکستان میں صرف دو فی صد افراد عورتوں کو بغیر سر پر دوپٹہ لیے باہر نکلنے کے حامی ہیں۔ جبکہ ایسی تعداد سعودی عرب میں تین فی صد، عراق میں چار فیصد، مصر میں چار فیصد، تیونس میں پندرہ فیصد، ترکی میں بتیس فیصد اور لبنان میں سب سے زیادہ 49 فیصد ہے۔ یاد رہے کہ لبنان میں تقریباً چالیس فیصد عیسائی رہتے ہیں جبکہ وہاں مسلمان تقریباً 54 فیصد ہیں۔ اس سروے کے مطابق لبنان کے 51 فیصد لوگ جبکہ باقی مسلمان ممالک کی واضح اکثریت (پاکستان 98 فیصد، سعودی عرب 97 فیصد، ترکی 68 فیصد، عراق 97 فیصد، مصر

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

96 فیصد، تیونس 85 فیصد) پردہ کی کسی نہ کسی حد کے ساتھ عورت کے باہر نکلنے کی حامی ہے۔

اس سروے نے مسلمانوں کی حجاب سے محبت کو آشکار کردیا ہے۔ مگر مغربی میڈیا کے ساتھ ساتھ ہمارا میڈیا بھی اس رپورٹ کے مندرجات کو عوام کے سامنے لانے سے گریزاں رہا کہ حجاب کے اس ٹکڑے نے اربوں ڈالر کی فیشن انڈسٹری کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر پر رکھا ہوا ہے۔ فیشن شوز، میک اپ انڈسٹری اور جنس زدہ معاشرہ حجاب سے ایسے ڈرتا ہے جیسے لوگ موت سے ڈرتے ہیں۔

عورت اللہ کے لطف و جمال اور صفت تخلیق کا مظہر ہے۔ جب بھی شیطان کسی سماج کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو وہ سب سے پہلے وار عورت کی صفت حیا پر کرتا ہے۔ یہی اس کی اولین اور پسندیدہ چال ہے جو اس نے حضرت آدم علیہ السلام اور بی بی حوا علیہ السلام پر آزمائی تھی اور اس جال میں آج تک وہ حضرت انسان کو پھنساتا چلا آرہا ہے۔

آج بھی عورت کے تقدس کو پامال کرنے کی پوری طرح سازشیں ہو رہی ہیں۔ کبھی اس کو اشتہار کی زینت بنایا جاتا ہے اور کبھی سرعام رسوا کیا جاتا ہے اور اب سڑکوں پر بھنگڑا کلچر کی ابتدا کردی گئی ہے کہ اگر اس کا ابھی سے سدباب نہ کیا گیا تو یہاں بھی عورت اسی طرح سے غیر محفوظ ہو جائے گی جیسے کہ بھارت کے دارالخلافہ دہلی میں ہوگئی ہے کہ اُن کے حکمران بھی چیخ پڑے ہیں۔ اگر ہم جلسوں اور میوزک کنسرٹ میں کوئی فرق روا نہ رکھیں گے اور سرعام اپنی قوم کی بیٹیوں کی عزت کو داؤ پر لگائیں تو خدانخواستہ یہ معاشرہ بہت جلد اپنے تقدس، اقدار اور روایات سے بے بہرہ ہو جائے گا۔

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

یہ فطرت کا اصول ہے کہ جو شے جس قدر قیمتی ہے اُسی قدر اُسے لوگوں کی نظروں سے دور رکھا جاتا ہے۔ جتنے قیمتی زر و جواہر ہوتے ہیں انہیں ڈبوں میں بند کر کے لاکرز اور سیفوں میں چھپا کر رکھا جاتا ہے اور جو چیز قدر معمولی ہے وہ بازاروں تھڑوں پر سر عام رکھی ہوئی ہوتی ہے۔ جو شخص جتنا اہم ہوتا ہے اس کی اُس قدر سیکورٹی رکھی جاتی ہے۔ جو چیز جتنی مقدس ہوتی ہے اُتنا ہی غلافوں میں لپیٹ کر رکھی جاتی ہے۔ جیسے خانہ کعبہ قرآن کریم اور دوسری مقدس اشیاء قیمتی اشیاء کو پردے میں رکھنا عقل اور فطرت دونوں کا تقاضا ہے تاکہ اُسے بیرونی آلائشوں اور ماحول کی گندگی سے دور رکھا جاسکے اور اُس کی قدر و قیمت برقرار رہے۔

اللہ کے نزدیک عورت بھی ایک مقدس اور قیمتی ہستی ہے جس کو اُس کا حجاب مزید وقار عطا کرتا ہے اور اُسے افتخار اور اعتبار بخشتا ہے۔ تہذیب جدید نے اس فطری اصول سے بغاوت کر کے عورت کو محبت اور حفاظت کے حصاروں سے نکال کر آزادی، مساوات اور حقوق کے نام نہاد نعروں کے دھوکے میں مبتلا کر کے شمع محفل اور (Commercial Commodity) بنادیا ہے۔ عالمی استعماری طاقتوں نے اُمت مسلمہ پر تہذیبی یلغار کرتے ہوئے اسلامی شعائر کو ہدف بنایا ہوا ہے، جہاد، ناموس رسالتؐ، خاندانی نظام اور حجاب ان کے خصوصی اہداف ہیں۔ ہر جگہ پر اُن شعائر کو جو تہذیب اسلامی کی علامات ہیں کو انتہا پسندی، قدامت پرستی اور دہشت گردی سے جوڑا جا رہا ہے۔ فرانس، ہالینڈ، ڈنمارک بیلجیئم اور اٹلی حجاب پر پابندی عائد کر چکے ہیں۔ اُمت مسلمہ بالخصوص مغربی ممالک میں رہنے والے مسلمان ان متعصب رویوں اور امتیازی قوانین کی وجہ سے مسائل سے دوچار ہیں۔ خود ترکی میں جو کہ عظیم الشان خلافت عثمانیہ کا مرکز اور مسلمانوں کے تہذیبی عروج کا علمبردار رہا ہے، حجاب پر پابندی عائد کر دی گئی تھی۔ وہاں کی باحجاب رکن پارلیمنٹ مروہ قواچی انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین میں میری ساتھی رہ چکی

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

ہیں۔ ہم نے اُس وقت سے حجاب کے لیے ایک انٹرنیشنل موومنٹ شروع کرلی ہوئی تھی جب اُسے حجاب کی وجہ سے اسمبلی کی رکنیت اور اپنے ملک کی شہریت سے بھی محروم کرلیا گیا تھا۔ 2004ء میں لندن میں ''اسمبلی فار دی پروٹیکشن آف حجاب'' کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد کیا گیا اور حجاب کے خلاف متعصبانہ رویوں کے خلاف ایک مشترکہ پلیٹ فارم سے آواز بلند کرنے کے لیے باقاعدہ، منظّم اور مربوط تحریک چلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ 4 ستمبر 2004ء کو عالم اسلام کے ممتاز علمائے کرام کے ایک گروپ نے علامہ یوسف القرضاوی کی قیادت میں عالمی یوم حجاب منانے کا اعلان کیا تھا۔ جسے چیلنج کی طرح قبول کیا گیا اور آج ہر طرف حجاب کی بہار ہے۔

یہ حجاب معاشرے میں اخلاق و کردار کے استحکام کا نام ہے۔ شرق و غرب میں بیدار ہونے والی نسل نے اپنی روایات کے تحفظ کا عزم کیا ہوا ہے۔

کیا پورے عالم میں بیداری اسلامی کی لہروں سے پاکستان بے نصیب رہے گا...... نہیں کبھی نہیں۔

آیئے آپ بھی اپنے حصے کی شمع جلاتے جائیں اور اس حجاب کی تحریک کے دست و بازو بنیں تا کہ عورت کو تحفظ ملے۔ ہمارا خاندان مستحکم ہو۔ معاشرہ محفوظ ہو اور ہم ایک باوقار قوم بن کر اقوام عالم میں ممتاز حاصل کرسکیں۔

اگرچہ حالات مسلمان عورت کے لیے سازگار نہیں، ہر طرف ظلم کا راج ہے اور فتنہ و فساد کی فروانی۔

ہم اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہیں۔

اے خالق وقت اتنا بتا

کیا وہ لمحہ بھی تیری ہی تخلیق تھا۔

جس گھڑی میرے شہروں کی ہنستی ہوئی بستیاں ختم کردی گئیں۔

قتل کردی گئیں۔

اور سن! اے لامکانوں کے تنہا مکین۔

تیرے گھر کو گرانے جو آیا کوئی تو پرندے پیام اجل بن گئے۔

ابرہہ اور اس کے سبھی لشکری تیرے گھر سے جو ناکام لوٹے تو کیا؟

میرے شہروں میں یوں آ کے وارد ہوئے۔

ہم زمین زاد لوگوں کے گھر لوٹ گئے

آشیاں گر پڑے اور شہر مٹ گئے

رب کعبہ! تجھے تیرے گھر کی قسم، جو سلامت رہا

Scanned with CamScanner

سلامت رہے، تا قیامت رہے، میرے برباد شہروں کی فریاد سن

ابرہہ کا وہی لشکر فیل ہے

ہم کو پھر انتظار ابابیل ہے۔

••

Scanned with CamScanner

حجاب: آزادی اور اختیار کی توانا علامت

عربی کا ایک مقولہ ہے

النساء عماد البلاد

عورتیں تہذیبوں کی عمارت کا بنیادی ستون ہوتی ہیں۔ عورت اللہ کے لطف و جمال اور صفت تخلیق کا مظہر ہے۔ جب بھی شیطان کسی سماج کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو وہ سب سے پہلا وار عورت کی صفت حیا پر کرتا ہے۔ یہی اُس کا اولین ہتھکنڈا تھا جو اُس نے حضرت آدمؑ اور بی بی حوا پر چلایا تھا اور یہی آج تک اُس کا محبوب اور کاری وار ہے جو وہ حضرت انسان پر آزماتا چلا آ رہا ہے۔

حیا، پردہ، حجاب، عفت اور عصمت ایک پورا نظام زندگی ہے جو اسلام ایک عورت کو عطا کرتا ہے جس کی وجہ سے اس کے وقار اور مرتبہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو چیز جس قدر قیمتی ہے اُسے اتنا ہی پردوں میں مستور رکھا گیا ہے۔ اور جس چیز کی جس قدر حفاظت اور تحفظ مقصود ہوا اُسے اتنا ہی بیرونی آلائشوں اور ماحول کی کثافتوں سے دور رکھا جاتا ہے۔ دنیا کے اندر پائی جانے والی تہذیبیں اور ثقافتی روایات اس پر متفق ہیں کہ جو چیز اپنی قدر و قیمت کے اعتبار سے جس قدر اہم ہو گی اسی قدر اس کو خفیہ، پوشیدہ اور چھپا کر رکھا جاتا ہے تاکہ وہ ہر قسم کے بیرونی اور خارجی دباؤ اور اثرات سے محفوظ رہ سکے اور اس کی قدر و قیمت میں کوئی فرق نہ آئے۔ قیمتی اشیاء کو پردے میں رکھنا عقل اور فطرت دونوں کا مشترکہ تقاضا ہے۔ اس لیے اگر کوئی اس فطری اصول کو توڑتا ہے تو خرابی پیدا ہونا ایک ناقابل انکار حقیقت بن جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

علامہ یوسف القرضاوی صاحب کی قیادت میں 4 ستمبر کو عالمی یوم حجاب قرار دے دیا گیا۔ پاکستان میں میرے آغا جان قاضی حسین احمدؒ جو کہ اُس وقت جماعت اسلامی پاکستان کے امیر تھے، اس تحریک کے قائد اور علمبردار بنے اور ہم نے اُن کی سرپرستی اور راہنمائی میں 2004ء سے ہی 4 ستمبر کو عالمی یوم حجاب قرار دے کر اس تحریک کا آغاز کیا۔

آغا جان اس سے پہلے 5 فروری کو یوم کشمیر کی حیثیت سے قومی اور بین الاقوامی سطح پر منوا چکے تھے۔ اسی طرح سے وہ 4 ستمبر کو عالمی یوم حجاب کے طور پر تسلیم کرانے کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہے۔ 2004ء سے 2012ء تک پورے آٹھ سال وہ حلقہ خواتین جماعت اسلامی کے پشتیبان بن کر اس کے لیے پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کے ذمہ داران اور کارکنان سے رابطے میں رہے اور ہمیں اس کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کرتے رہے۔ آج اُن کی یہ روایت سب نے برقرار رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے اُن کے صدقہ جاریہ کے طور پر برقرار رکھے۔

فرانس جو کبھی روشنیوں، خوشبوؤں، فنون اور آزادی کا ملک سمجھا جاتا تھا۔ آج حجاب پر پابندی کی وجہ سے وہاں مسلمانوں کے لیے متعصّبانہ رویے عام ہوگئے ہیں۔ اس ایک گز کے خطرناک کپڑے نے فرانس اور یورپ کی اربوں ڈالر کی فیشن انڈسٹری کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر پر رکھا ہوا ہے اور حجاب کے اس ٹکڑے سے اُن کی معیشت کو زبردست خطرات لاحق ہیں۔ دوسری طرف شرق و غرب ایک ایسی مسلمان نسل کو وجود میں آتا دیکھ رہی ہے جو اپنے شعائرِ اسلام اور اپنی تہذیبی علامتوں کو فخر و انبساط کے ساتھ اپنا رہی ہے اور اس کی خاطر ہر طرح کے جبر اور تعصب کا مقابلہ کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ اسی حجاب کی خاطر ہماری شہید مصری بہن مروہ الشربینی نے اپنی جان کا نذرانہ دے کر ہماری اس حجاب کی تحریک کے لیے مینارۂ نور بننے کی سعادت حاصل کر لی ہے۔ مروہ قواچی سے لے کر مروہ

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

شربینی کے حجاب کی خوشبو کا سفر جاری ہے اور چہار سو پھیل رہا ہے۔ اب یہ مصر کی حبیبہ اور اسماء کے خون سے رنگین ہو کر دنیا بھر کی خواتین کے لیے علم شہادت بن چکا ہے اور آنے والا وقت آزادی اور اختیار کی اس توانا علامت کو شہادتوں کے پھریروں کی صورت میں اور اونچا اُڑتا نظر آتا ہے۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ عالمی یوم حجاب 4 ستمبر کو منایا جاتا ہے اور اخوان کے کارکنان پر ظلم وستم کا بازار مصر کے رابعہ عدویہ کے میدان میں گرم کیا گیا۔ عربی میں رابعہ 4 کو کہتے ہیں اور اخوان کی لازوال قربانیوں کی علامت کے طور پر ہاتھ کی چار انگلیوں کے نشان کو پوری دنیا میں اُجاگر کیا گیا۔ ترک وزیر اعظم طیب رجب اُردگان نے ان 4 انگلیوں کی علامت کو اپنی تقریروں میں نمایاں کیا اور اب ہم 4 انگلیوں کے اس نشان کو 4 ستمبر کے عالمی یوم حجاب کی علامت کے طور پر اپنی اخوات المسلمات کی نذر کرتے ہیں۔ جنہوں نے اسماء اور حبیبہ کی صورت میں شہادتوں کے نذرانے پیش کیے ہیں اور عمر مختار کے اس قول کو ثابت بھی کر دیا ہے کہ ہم ہارتے نہیں ہیں، ہم یا تو فتح یاب ہو جاتے ہیں اور یا مر جاتے ہیں۔

حرم کی پاسبانی اور اپنے شعائر کی حفاظت کے لیے نیل کا ساحل تو بیدار ہو گیا ہے۔ آیئے ہم کاشغر کی خاک تک کو بیدار کرنے کے لیے اپنے حصے کی شمع جلاتے جائیں۔

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

عالمی یوم حجاب

حجاب کانفرنس 15 ستمبر 2012 پرل کانٹی نینٹل ہوٹل، لاہور

- ★ 8 خواتین وطالبات نے حجاب پر تاثرات پیش کیے۔
- ★ حجاب پر 2 پریزنٹیشنز پیش کی گئیں تیار کردہ: (i)۔سندھ کمیشن (ii)۔عائشہ عثمان

مہمان خصوصی: بیگم نصرت پرویز اشرف، بیگم مسرت لطیف کھوسہ

زیر صدارت: ڈاکٹر رخسانہ جبیں

مہمانان گرامی: مسرت مصباح (ڈیپلیکس)، غزالہ سعد رفیق (مسلم لیگ ن)، خانم طیبہ بخاری (مذہبی سکالر) سارہ چوہدری، ستائش خان (سابقہ اداکارائیں)، عروج ناصر (ٹی وی میزبان، سابقہ اداکارہ) نوشین معراج (تحریک انصاف)، مریم جمیلہ کے اہل خانہ، چاروں صوبوں کی جماعت کی قیادت۔

Celebrating

International

HIJAB DAY

4th September

International Muslim Women Union (IMWU-ASIA)

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

عالمی یوم حجاب

حجاب ایوارڈ کی تقسیم:

زندگی کے مختلف میدانوں میں حجاب اختیار کرنے والی چند نامور خواتین میں حجاب ایوارڈ تقسیم کیئے گئے۔ جن میں سے اہم نام درج ذیل ہیں۔

- مروۃ الشربینی
- زینب (افغان مہاجر، طالبہ اسلامک یونیورسٹی)
- عروج ناصر (باحجاب ٹی وی اینکر، میزبان)
- سارہ چوہدری (سابقہ اداکارہ)
- عاصمہ شیرازی (ٹی وی اینکر)
- ڈاکٹر کوثر فردوس (پہلی باپردہ کیپٹن ڈاکٹر)
- ستائش خان (سابقہ اداکارہ)
- شہناز لغاری (پہلی باپردہ پائلٹ)
- ڈاکٹر امۃ اللہ زریں (معروف گائنا کالوجسٹ)
- مریم جمیلہ مرحومہ (نومسلمہ، دینی سکالر)
- ایوان ریڈلی (طالبان کی قید میں مسلمان ہونے والی خاتون)
- ڈاکٹر عافیہ صدیقی

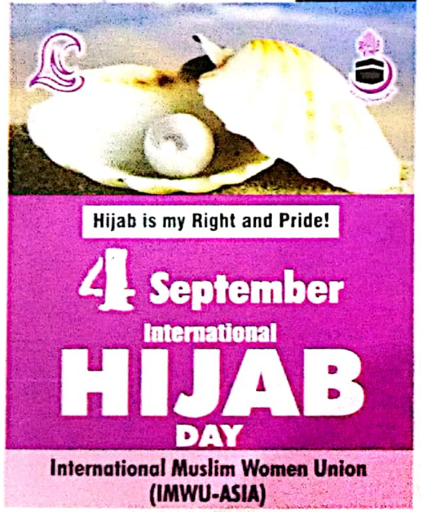

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

عالمی یوم حجاب

حجاب نمائش:

★ جس میں 16 مختلف سٹالز (عبایا، سکارفس، گاؤن، کتب، لباس، جیولری وغیرہ) لگائے گئے۔

★ مختلف ممالک کے طرزِ حجاب کی نمائندگی کرتے ہوئے الخدمت سٹارز آف اسلام کے تعاون سے باحجاب زندگی اختیار کرنے والی بچیوں کا ٹیبلو کلرز آف حجاب پیش کیا گیا۔

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

Scanned with CamScanner

★ تعارف ویمن اینڈ فیملی کمیشن	ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی صدر ویمن اینڈ فیملی کمیشن
★ عالمی یومِ حجاب - افتتاح قواریر	قاضی حسین احمد (سابق امیر جماعتِ اسلامی)
★ عالمی یومِ حجاب - تقریب .P.C لاہور	ڈاکٹر رخسانہ جبیں سیکرٹری جنرل جماعتِ اسلامی
★ عالمی یومِ حجاب	سینٹر ریٹائرڈ کیپٹن ڈاکٹر کوثر فردوس، انصار عباسی
★ عالمی یومِ حجاب - دستاویزی فلم	عطیہ نثار نائب صدر ویمن اینڈ فیملی کمیشن
★ حجاب Swot Analysis	ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی صدر ویمن اینڈ فیملی کمیشن
★ تقریب عالمی یومِ حجاب	پرل کانٹیننٹل لاہور
★ حجاب میری پہچان	عائشہ عثمان معاون ویمن اینڈ فیملی کمیشن
★ تعارف قواریر حجاب سنٹر	ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی صدر ویمن اینڈ فیملی کمیشن

Women and Family Commission Jamaat-e-Islami
Mansoorah Multan Road, Lahore.
Ph: 042-35419520-24 Fax: 042-35432194
Web: www.jamaatwomen.org Email: amir@ji.org.pk

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

ISLAM The ULTIMATE PROTECTION For "WOMEN"

International Muslim Women Union (IMWU-ASIA)

WOMEN thy Name is AURAT (Covered) Cover thy Self in HIJAB

LIKE A PEARL

International Muslim Women Union (IMWU-ASIA)

عالمی یوم حجاب

4 ستمبر

انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین (ایشیاء)

حجاب ہمارا فخر بھی ہے ہمارا حق بھی ہے

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

عالمی یوم حجاب
4 ستمبر

حجاب

"میرا وقار، میرا افتخار"

ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

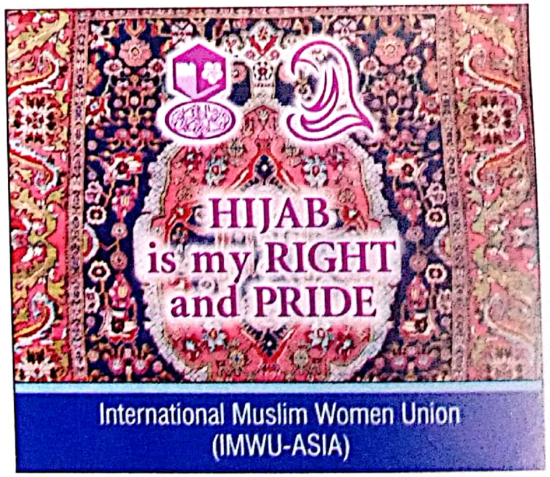

Scanned with CamScanner

Fashion Qawareer

Bringing Muslim Women Entrepreneurs Together

Why Qawareer Fashion?
Qawareer meaning **Crystal,**

...named thus by
Prophet **Muhammad** (peace be upon him)
to symbolize women for **purity** and **delicacy**
with **beauty** and **elegance.**

Why Dress Designing?
Man does not tell me to dress this way.
Its law from Allah that I obey
Oppressed is something I am truly not
For liberation is what I have got
For Allah himself gave us liberty.

OBJECTIVES:

- Modest and decent fashion designing
- Export of traditional items and handicrafts amongst member countries

- Create a network amongst Muslim Women Entrepreneurs and promote healthy competition and business relations.
- Emphasize and practice better working environment and job creations for women Entrepreneurs

A Project of

International Muslim Women Union (IMWU Pakistan)

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

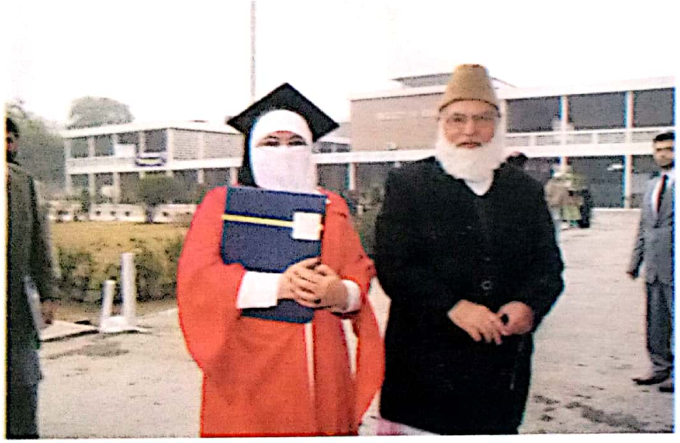

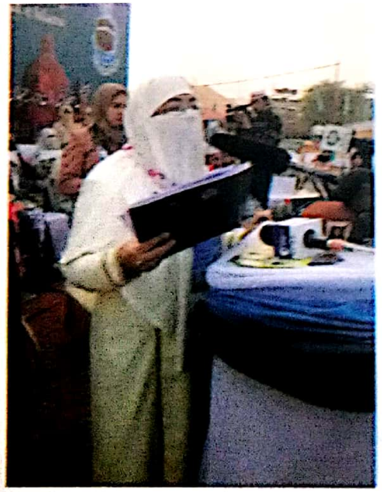

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

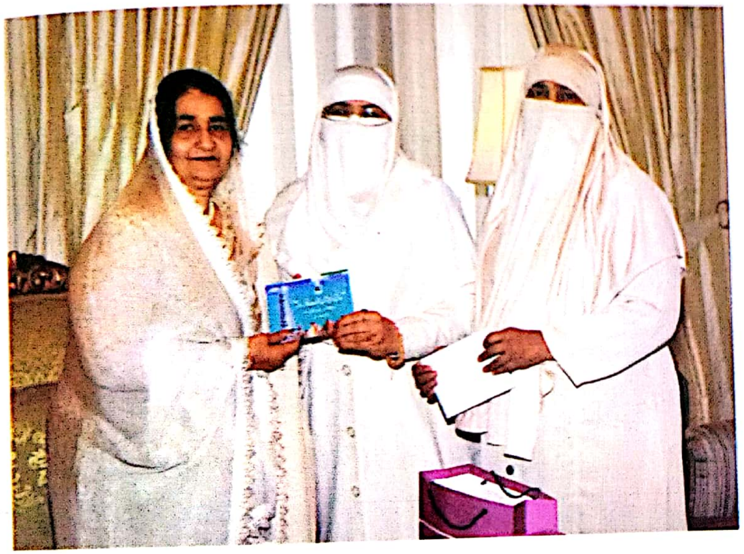

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

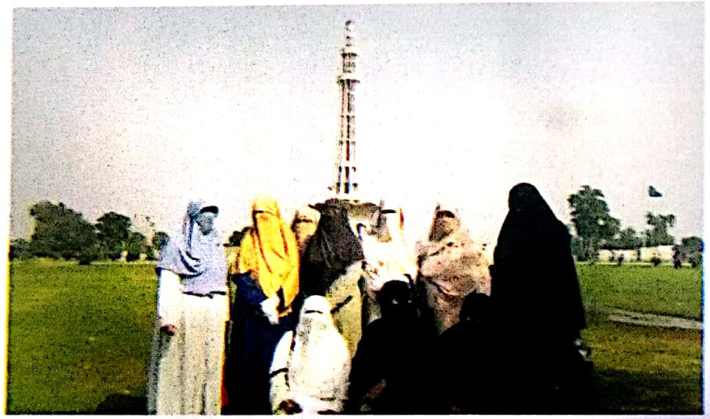

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

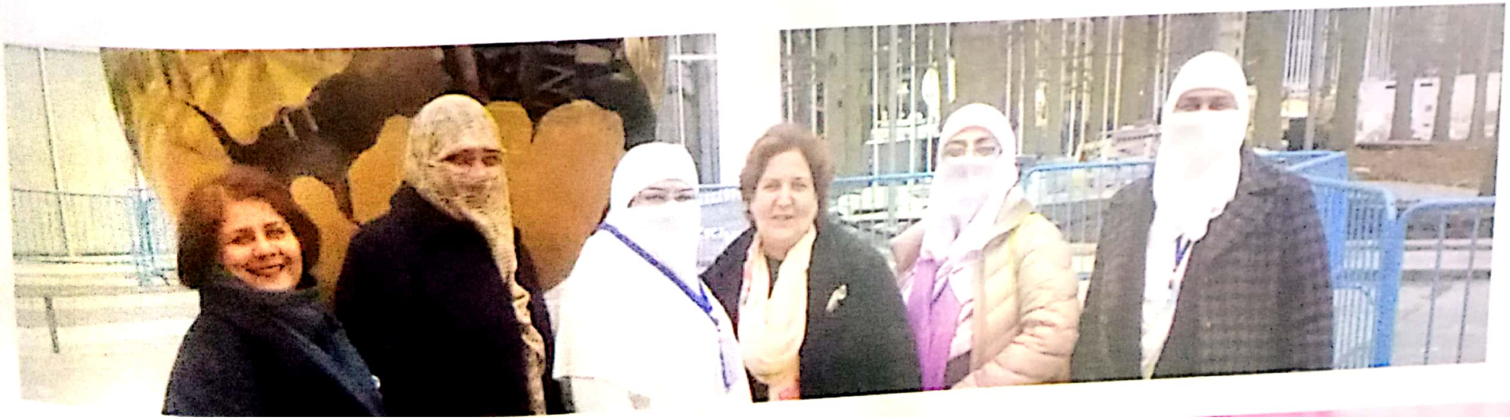

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

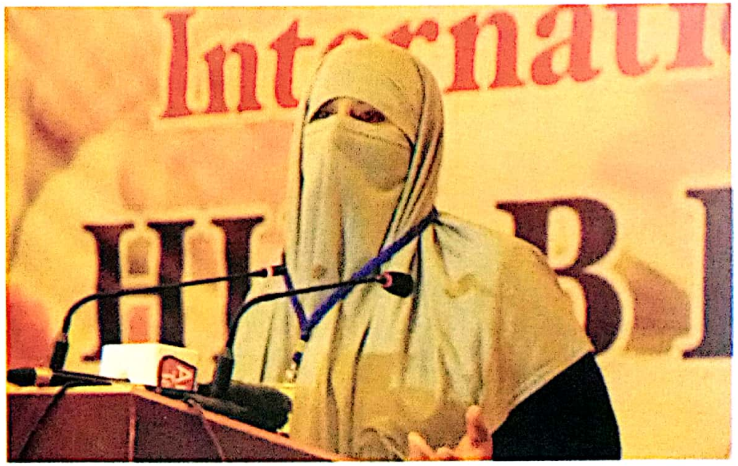

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

Scanned with CamScanner

حجاب اور اقبالؒ

اقبالؒ نے اپنی شاعری کے ذریعے سے اُمت کو خواب غفلت سے جگانے کی انتہائی کوشش کی۔ وہ اسرار خودی میں اپنی شاعری کے بارے فرماتے ہیں:

زندگی کا مقصد کائنات کی قوتوں کی تسخیر ہے۔ اور آرزو اِس تسخیر کے لیے فسوں کا کام دیتی ہے۔ شاعر کا سینہ جلوہ گاہِ حسن ہے اور اِس سے حسن کے انوار پھوٹتے ہیں۔ جو چیز خوبصورت زیبا اور جمیل ہے وہی طلب کے بیابان میں ہمارے لیے راہنما بنتی ہے۔ شاعر کی نگاہ سے خوبصورت چیز اور خوبصورت بن جاتی ہے۔ اِس کی شاعری کے اثر سے فطرت کا حسن اور نمایاں ہو جاتا ہے۔ شاعر کے دل میں سینکڑوں جہاں پوشیدہ ہیں۔ وہ بدصورتی سے ناآشنا ہے صرف حسن کی تخلیق کرتا ہے۔ اُس کے جادو سے زندگی کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، زندگی اپنا احتساب کرتی ہے اور آگے بڑھنے کے لیے بے تاب ہو جاتی ہے۔

جس قوم کا شاعر ذوقِ حیات سے روگردانی کرتا ہے وہ قوم اپنی موت آپ مرنے میں خود حصہ دار بنتی ہے۔ وہ قوم کو وسوسوں کے سمندر میں ڈالتا ہے اور عمل سے بیگانہ کر دیتا ہے۔ وہ نیند کو بیداری سے بہتر قرار دیتا ہے اور اِس کی پھونکوں سے آگ تیز ہونے کی بجائے اُلٹا بجھ جاتی ہے۔

اے شاعر! جس کی جیب میں سخن کی نقدی ہے۔ اپنی شاعری کو زندگی کی کسوٹی پر کس لے۔ پُر اُمید سوچ عمل کی راہبر بنتی ہے۔ ادب میں فکرِ صالح ہونا چاہیے جو عمل کی طرف راہنمائی کرے۔ اپنی فارسی شاعری میں وہ پھر عورت کو کہتے ہیں۔

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرؓے بگیرے

''بتول بن جاؤ اور اس زمانے کی نظروں سے چھپ جاؤ کہ تمھاری گود میں پھر ایک حسینؓ پرورش پا سکے''۔

پھر جاوید نامہ میں محکمات عالم قرآنی میں خلافت آدم کے عنوان کے تحت حجاب کی حقیقت پر بات کرتے ہیں:

اے کہ دور حاضر نے تیرے دینی جذبے کی گرمی کو سرد کر دیا ہے
ذوقِ تخلیق انسانی جسم میں آگ کی طرح سلگ رہا ہے
جس کو بھی ذوق تخلیق کی اس آگ سے کچھ حصہ ملا ہے
وہ ہر وقت اپنے نقش کی نگرانی کرتا ہے تا کہ اس پر کوئی دوسرا نقش اثر انداز نہ ہو
ہمارا نقش (امت مسلمہ کا نقش) انؐ کے دل میں راسخ کر دیا گیا
اگرچہ کلیم اللہ کی طرح تجھے ایک روشن روح تو حاصل ہے
کم آمیزی سے تخیل میں زندگی کی لہر تیز دوڑتی ہے

آؤ میں تمہیں حجاب کی مصلحتوں کو کھول کر بتاتا ہوں
اس ذوق تخلیق سے انسانی معاشرے کو فروغ حاصل ہے
وہ اپنے اندر کے سوز و ساز سے ایک کشمکش میں مبتلا ہو جاتا ہے
مصطفیٰ ﷺ نے حرا میں خلوت اختیار کی
انؐ کی خلوت سے ایک قوم پیدا کر دی گئی
لیکن خلوت کے بغیر تیرے افکار بانجھ ہیں
اور زیادہ بیدار زیادہ جستجو کرنے والا اور زیادہ حاصل کرنے والا بن جاتا ہے

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

علم اور شوق دونوں زندگی کے مقامات میں سے ہیں
دونوں واردات قلبی سے اپنا اپنا حصہ پاتے ہیں

علم تحقیق سے لذت حاصل کرتا ہے
عشق تخلیق سے لذت حاصل کرتا ہے

تحقیق والے جلوت کو عزیز رکھتے ہیں
تخلیق والے خلوت کو عزیز رکھتے ہیں

موسیٰؑ نے ذات حق کو سامنے دیکھنے کی درخواست کی
یہ سب لذت تحقیق کا کرشمہ تھا

اللہ نے فرمایا کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکتے اس میں بہت سارے دقیق نکتے پوشیدہ ہیں
تھوڑی دیر کے لیے اس گہرے سمندر میں گم ہوجائیں

ہر جگہ زندگی کے آثار بے پردہ نظر آتے ہیں
کائنات کا ضمیر اس چشمے کا منبع ہے

آفاق کے سارے ہنگامے پر نظر ڈالو
تخلیق کرنے والی ہستی کو جلوت کے ہنگاموں کی تکلیف نہ دو

اس لیے کہ ہر تخلیق کی حفاظت کے لیے خلوت کی ضرورت ہوتی ہے
اور اِس کے صدف کا موتی خلوت میں جنم لیتا ہے

اقبالؒ یہاں حجاب کی مصلحت یہ بتاتے ہیں کہ اللہ خود خالق ہے اور اُس نے اپنی یہ صفتِ تخلیق صرف عورت کو عطا کی ہے اور وہ خود بھی حجابوں میں ہے اور عورت سے بھی کہتا ہے کہ وہ اپنی تخلیق کی حفاظت کے لیے دنیا کی نظروں سے پوشیدہ رہے تا کہ صدف کی طرح خلوت میں اپنے موتی کی حفاظت کر سکے۔

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

درنگر ہنگامۂ آفاق را
زحمت جلوت مدہ خلاق را

آفاق کے سارے ہنگامے پر نظر ڈالو اور تخلیق کرنے والی ہستی کو جلوت کے ہنگاموں کی تکلیف نہ دو۔ ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

بہل اے دخترک ایں دلبریہا
مسلمان را نہ زیبد کافریہا
منہ دلبر جمالِ غازہ پرور
ازنگاہ بآموز غارت گری ہا

اے میری پیاری چھوٹی بٹیا! یہ آرائش وزیبائش چھوڑ دے۔ مسلمانوں کو یہ کافرانہ ادائیں زیب نہیں دیتیں۔ اِس مصنوعی آرائش وغازے کی سرخی کو چھوڑ کر کردار کی طاقت سے دلوں کو مسخر کرنا سیکھو۔

ایک ایسے وقت میں جبکہ اقبال کی شاعری کو بطور فیشن ہر مقرر اپنی تقریر کی زینت بنا رہا ہے۔ ہمیں اُن کی شاعری کے اصل پیغام کو سمجھنا اور اُس پر عمل پیرا ہونا چاہیے کہ عورت ہی تہذیبوں کی عمارتوں کا ستون ہے۔ وہ مایوسیوں میں اُمید کے چراغ کو روشن کرتی ہے۔ اپنے خونِ جگر سے ایک بے جان لوتھڑے کو انسان بناتی ہے۔ اُس کے کردار سے قومیں سربلند ہوتی ہیں۔ وہ ایک روشن مشعل کی طرح اندھیروں سے لڑ بھڑ جانے کا حوصلہ رکھتی ہے۔ کبھی نہ بجھنے والے چراغ

Scanned with CamScanner

کی مانند ہماری راہنمائی کرتی ہے۔ اُس کی پکار ہمیشہ محبت کی پکار ہوتی ہے۔ اُس کی صدا زندگی کا پیام بن کر صدیوں ہماری راہیں منور کرتی ہے۔ آیئے اُس کی ردا اُسے لوٹانے میں اپنا حصہ ڈالیں۔ یہ حوا کی بیٹی آپ سے عزت، محبت اور تحفظ مانگتی ہے۔ کیا آپ اپنا یہ کردار ادا کریں گے۔؟؟؟؟

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

حجاب! مسلم معاشرے کا امتیاز

نائن الیون کے بعد اسلام اور اسلام کی علامات خاص طور پر حجاب کے خلاف مغرب کے متعصّبانہ رویوں اور میڈیا نے بھرپور مہم جاری رکھی ہوئی ہے اور بدقسمتی سے اس کا اس طور پر جواب نہ دیا گیا جیسے کہ حق تھا، مگر شرق وغرب میں بیدار ہوتی نوجوان نسل نے اب اقدام کا فیصلہ کرلیا ہے اور اس کی ایک علامت حجاب کا بڑھتا ہوا رجحان ہے۔ ایک سفارتی تقریب میں ایک نام نہاد پاکستانی دانشور نے بڑے افسردہ لہجے میں بتایا کہ ہمارے زمانے میں تو خال خال یونیورسٹیوں میں حجاب والی لڑکی نظر آتی تھی اب تو آپ نے زبردستی ایک مہم کے ذریعے ہر طرف حجاب والی بچیوں کو پھیلا دیا ہے۔ میں نے کہا کہ محترم حجاب کسی کو زبردستی نہیں کیا جاتا اور یہ حجاب جسے آپ جبر اور قید کی علامت سمجھتے رہے اور سمجھاتے رہے وہ زمانے لد گئے۔ یہ اکیسویں صدی ہے اور یہ حجاب اب مسلمان عورت کی آزادی کی علامت بن کر ابھرا ہے۔ یہ ہمارا وقار، ہمارا افتخار اور اعتبار بن گیا ہے۔ ہم اسی آخری آسمانی ہدایت کی طرف لوٹ رہے ہیں جس میں ہمیں بشارت دی گئی ہے کہ ایک نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ان بوجھوں سے نجات دینے آئے ہیں جنہیں معاشرے نے تمہارے اوپر لاد دیا تھا اور تمہیں ان زنجیروں سے آزاد کرانے آئے ہیں جنہوں نے تمہیں جکڑ لیا تھا۔

جولائی 2004ء کو لندن میں عالمی اسلامی تحریکوں کے رہنما علامہ یوسف القرضاوی کی سربراہی میں ایک کانفرنس میں فرانس میں حجاب پر پابندی کے قانون کے خلاف یہ طے کیا گیا کہ چونکہ ستمبر 2003ء میں یہ قانون پاس ہوا ہے اس لیے آئندہ 4 ستمبر 2004ء کو پوری دنیا میں عالمی یوم حجاب منایا جائے گا

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

اور اس دن سے 4 ستمبر کو حجاب کے حوالے سے یاد کیا جاتا ہے۔ فرانس جسے کبھی روشنیوں، خوشبوؤں، فنون اور آزادی کا ملک سمجھا جاتا تھا اب مسلمانوں کے لیے خوف اور جبر کی علامت بن چکا ہے۔ صرف فرانس پر ہی کیا موقوف، پورے مغرب کی اسلام دشمن پالیسیوں اور خاص طور پر یورپی متعصبانہ رویوں نے مسلمانوں کو غمزدہ کر دیا ہے۔ ''اسلام فوبیا'' ایک مستقل اصطلاح بنتی چلی جا رہی ہے۔ یکم جولائی 2009ء کو ہماری ایک بہن مروہ الشربینی کو جرمنی میں حجاب کے جرم میں بھری عدالت میں شہید کر دیا گیا اور جرمنی کی حکومت نے کوئی ایکشن نہ لیا۔ ہمیں کبھی مروہ قواچی کی صورت ملک بدر کیا جاتا رہا اور کبھی مروہ شربینی کی صورت میں دنیا سے رخصت مگر حجاب کا یہ عزم توانا سے توانا ہوتا جا رہا ہے۔ مروہ اللہ کے شعائر کی ایک علامت کا نام ہے اور یہ علامت روز بروز فزوں تر اور نمایاں تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ اس ایک گز کے ٹکڑے نے اب وہ قوت حاصل کر لی ہے کہ کسی کے دبائے نہ دبے گی، مگر حجاب کو تو محض ایک علامت کہا جا رہا ہے جو کہ بالکل غلط ہے بلکہ یہ تو ایک پورا نظام اخلاق ہے جو ہمارے معاشرے میں حیا کی آبیاری کرتا ہے اور عفت کے چلن کو عام کرتا ہے۔ دراصل ہمارا یہ ایک گز کا ٹکڑا مغرب کی اربوں ڈالر کی فیشن انڈسٹری کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر پر رکھ دیتا ہے اور یہ مقدس اور عفیف حجاب فیشن اور عریاں تہذیب و ثقافت کو ملیامیٹ کر دینے کا نام ہے جو کہ شیطان کے کارندوں کا روز ازل سے محبوب مشغلہ ہے۔ شیطان کا اولین وار ہی حضرت آدم علیہ السلام کو بے لباس کرنا تھا اور آج تک اس کا محبوب ترین ہتھیار یہی ہے کہ وہ بے حجابی کو آراستہ و پیراستہ کر کے عورت کو دھوکہ دیتا ہے اور وہ یہ بھول جاتی ہے کہ فطرت کا تقاضا ہے کہ ہر قیمتی چیز ملفوف ہوتی ہے، خول میں محفوظ ہوتی ہے۔ اسے لوگوں کی نظروں سے دور محفوظ رکھا جاتا ہے تا کہ اس کی قدر و قیمت برقرار رہے جیسے قیمتی زر و جواہر، جیسے نازک اشیا، جیسے خوبصورت سیپیوں میں محفوظ قیمتی موتی وغیرہ۔

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

ایک برطانوی شہری سے پوچھا گیا کہ آپ کی ملکہ ہر ایرے غیرے سے ہاتھ ملاتی ہے کہ نہیں؟؟ جواب ملا نہیں، اس کی شان کے خلاف ہے کہ وہ ہر ایک سے ہاتھ ملائے۔ اسے بتایا گیا کہ مسلمانوں کے ہاں ہر عورت ملکہ کا درجہ رکھتی ہے وہ بھی ہر ایک سے نہیں ملتی۔ ہر مبارک چیز کو غلاف میں رکھا جاتا ہے جیسے خانہ کعبہ، قرآن کریم اور دوسری متبرک اشیاء۔ عورت کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی مبارک تخلیق بنایا ہے اور اسے بھی غلاف اور حجاب میں رہنے کا حکم دیا ہے۔

علامہ اقبالؒ اپنی ایک فارسی رباعی میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے اور وہ حجابوں میں ہے اس نے اس کائنات میں انسانوں کو پیدا کرنے کی صفت تخلیق صرف عورت کو عطا کی ہے اور عورت کو اپنے اس اعزاز پر بے تحاشا فخر کرنا چاہیے اور چونکہ اللہ تعالیٰ خالق ہے اور محجوب ہے اس لیے عورت کو بھی اپنی تخلیق کی حفاظت کے لیے حجاب میں رہنا چاہیے اور اسے جلوت کی زحمتوں سے بچالینا چاہیے کہ وہ نسلِ انسانی کی بہترین تربیت کر سکے۔

آج کے اس دور میں حجاب آزادی کی توانا علامت بن کر سامنے آ رہا ہے۔ زندگی کے ہر شعبے میں باحجاب خواتین کی بھرپور شمولیت اس بات کا اعلان ہے کہ حجاب عورت کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بلکہ مدد و معاون ہے۔ مثال کے طور پر سرجن انسانی زندگی کا سب سے نازک ترین کام کر رہا ہوتا ہے جب وہ کسی انسان کے دل یا دماغ کا آپریشن کر رہا ہوتا ہے اور اس وقت وہ سر سے پاؤں تک حجاب میں ملبوس ہوتا ہے حتیٰ کہ نقاب بھی کیا ہوتا ہے، سر بھی ڈھکا ہوتا ہے، دستانے (Gloves) بھی پہنے ہوتے ہیں اور گاؤن کی صورت میں لباس بھی پہنا ہوتا ہے اور اسکے لیے حجاب کی یہ سب تفصیلات انسانی زندگی کے اس نازک ترین کام میں رکاوٹ نہیں بنتیں بلکہ اس کے لیے معاون ثابت ہوتی ہیں کہ اسے مریض کے انفیکشن (Infection) اور دوسری بیماریوں سے بچاؤ کا سامان مہیا کر رہی ہوتی ہیں۔ طالبان کی قید میں اسلام سے متاثر ہو کر مسلمان ہونے والی برطانوی صحافی ایوان ریڈلے نے ابھی ایک کانفرنس میں مجھے بتایا کہ جنیوا میں

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

ہیومن رائٹس کنونشن میں، میں نے اٹلی اور فرانس کا شکریہ ادا کیا کہ آپ نے حجاب پر پابندی لگا کر بہت اچھا کیا کیونکہ آپ نے میرے وطن برطانیہ کو لاکھوں پاؤنڈ کا بزنس عطا کیا ہے۔ اب سب امیر عرب عورتیں شاپنگ کرنے برطانیہ آتی ہیں اور یہاں اُنہیں جب تک حجاب کی وجہ سے عزت ملے گی وہ یہاں آتی رہیں گی اور جب یہاں پر بھی مغرب کا متعصّبانہ رویہ پروان چڑھے گا تو وہ اپنے مسلمان ممالک میں ہی رہنے اور تفریح کرنے کو ترجیح دیں گی۔

یہ سب تفصیلات بتانے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ ہمارا خالق ہے اور اسے ہی سب سے زیادہ بہتر پتہ ہے کہ کس طرح سے میری یہ تخلیق زیادہ بہتر طریقے سے زندگی گزار سکے گی۔ اس وقت جبکہ سارا عالم فسادِ عظیم کی زد میں ہے اور بحر و بر میں انسانوں کے ہاتھوں ظلم کا راج برپا ہے اور مسلمانوں کی اکثریت مظلومیت کی آخری حدوں کو چھو رہی ہے یہ تاریک رات اس بات کی علامت ہے کہ شب جب زیادہ تاریک ہو جائے تو سحر کی نوید بن جاتی ہے۔ دل سے کہو نہ گھبرائے کہ سحر قریب ہے۔ ●●

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

حجاب اور دورِ جدید کے چیلنجز

جکارتہ کے خوبصورت مراکو ریستوران میں اُردن کی شہزادی بسمہ بن طلال کے اعزاز میں میں انڈونیشیا کی ایک تنظیم ''حجاب گرلز'' نے اپنے خوبصورت حجاب کی نمائش منعقد کی تھی اور اس میں انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین کے ایشیا ریجن کی نگران کی حیثیت سے مجھے مدعو کیا گیا تھا۔ وہاں کی پُر اعتماد باحجاب بچیوں کے ساتھ گفتگو کے دوران ہی میں نے اپنی پاکستانی بچیوں کے لیے کچھ منصوبہ بندی کی تھی جس پر عمل درآمد کا موقع غزالی ایجوکیشن ٹرسٹ کے زیر اہتمام مری میں 15 تا 22 جولائی 2011ء کو ایک انٹرنیشنل یوتھ کیمپ کے دوران مل گیا۔

ان بچیوں کے ساتھ حجاب سے متعلق مختلف سرگرمیوں کے انعقاد کے لیے منتظمین کی طرف سے پورا ایک دن ملا جس میں بچیوں کو 3 گروپس میں تقسیم کر کے اُن کو عملی تربیت دی گئی کہ حجاب کے بارے میں SWOT ANALYSIS کر کے عملی سفارشات مرتب کر کے پیش کریں۔ میں اس کیمپ کی بچیوں کا تجزیہ اور ان کی سفارشات ان کی استاد محترمہ حفیظہ کے تعاون سے پیش کر رہی ہوں۔

SWOT ANALYSIS تجزیاتی رپورٹ بنانے کا طریقہ کار ہے جس میں Strengths، Weaknesses، Opportunities اور Threats کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔

(1) S = Strengths ...... وسائل، صلاحیتیں اور قوت۔

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

یعنی پہچان لی جائیں کہ یہ شریف اور باحیا عورتیں ہیں، مومن عورتیں ہیں، ممتاز ہیں، پاکباز ہیں تاکہ شیطان کے ایجنٹ ان سے کوئی چھیڑ خوانی نہ کر سکیں۔

ایک تصور اور حلیہ مغربی عورت کی پہچان ہے اور ایک تصور فاطمۃ الزہرہؓ کا ہے جو مسلمان عورت کی پہچان ہے۔ مغرب کے دہرے معیار کو دیکھیں ایک جانب بے حیا عورت کی یہ مادر پدر آزادی ہے جس پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں۔ دوسری جانب ایک مسلمان عورت اگر حجاب میں باہر آنا چاہتی ہے تو اس کے لیے کوئی شخصی آزادی نہیں، مغرب حجاب سے ایسے خوفزدہ ہے جیسے یہ کوئی بم ہو جو انہیں تباہ کر دے گا۔

ایک لطیفہ نکتہ بیان کیا جاتا ہے کہ کعبہ پر غلاف ہے تاکہ معلوم ہو عام جگہ نہیں مسلمانوں کا قبلہ ہے، بیت اللہ ہے۔ قرآن پر غلاف ہے معلوم ہو کہ مقدس کتاب ہے، ''کتاب اللہ'' ہے عام کتاب نہیں۔ عورت پر حجاب ہے معلوم ہو کہ عام عورت نہیں، 'مسلمہ' ہے اور پردہ اس کا شعار ہے۔

حجاب محض سر کو لپیٹ لینے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک مجموعۂ احکام کا نام ہے یہ اسلام کے نظام عفت و عصمت کا نام ہے جو معاشرے کو پاکیزگی بخشتا ہے، عورت کو توقیر عطا کرتا ہے، خاندانوں کو محفوظ و مستحکم کرتا ہے اور باہمی اعتماد کی بحالی کے ذریعے محبتوں میں اضافے کا باعث بنتا ہے۔

●......●......●

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

حجاب میرا انتخاب

نجاشی کے دربار میں حضرت عمرو بن العاصؓ جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے، نے اُن سے کہا کہ ہمارے کچھ بھگوڑے آپ کے ہاں آ گئے ہیں۔انہیں واپس کر دیں۔ حضرت جعفر طیارؓ نے سورۃ مریم سنا کر کہا کہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس لیے آئے ہیں کہ مرد اور عورت دونوں کو اُن کے حقوق دلائیں تو حضرت عمرو بن العاصؓ نے قہقہہ لگا کر کہا کہ کیا عورت کے بھی کوئی حقوق ہیں؟ ہم اُن کی قیمت لگاتے ہیں۔انہیں استعمال کرتے ہیں اور پھر پھینک دیتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محسن نسواں بن کر آئے۔ انہوں نے عورت کو خوشبو اور نماز کے برابر کر کے اُس کے تقدس کو اور زیادہ نمایاں کر دیا۔اُس کی حفاظت کے لیے احکام حجاب نازل کیے اور اُس کا آغاز مردوں سے مخاطب ہو کر کیا کہ اپنی نگاہوں کی حفاظت کرو۔(سورۃ النور) یہ حجاب صرف برقع لپیٹ لینے کا نام نہیں بلکہ یہ ایک مکمل نظام عصمت وعفت اور نظام اخلاق ہے جو مردوں کو بھی اتنا ہی محفوظ رکھتا ہے جتنا عورتوں کو۔ اس وقت مغربی استعمار سے ہمیں سب سے بڑا خطرہ نظریاتی اور ثقافتی میدان میں درپیش ہے۔ وہ ہمارے عقیدے اور ایمان کو کمزور اور ہماری تہذیب وثقافت کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے نام پر مسلمانوں سے کہا جا رہا ہے کہ تم ہمارے کلچر، قوانین اور تہذیب وثقافت کو قبول کر لو، ان کے خیال میں اعتدال پسندی یہ ہے کہ مسلمان اپنی شناخت سے دستبردار ہو جائیں اور قرآن وسنت کے قوانین کو تبدیل کر دیا جائے۔

Scanned with CamScanner

5۔ دینی بیداری اور شعور میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی کا دارومدار اللہ کی اطاعت پر ہے۔

خطرات:

1۔ حیا اور حجاب ختم ہونے سے معاشرے میں اخلاق باختگی فروغ پاسکتی ہے۔

2۔ عورت کا حسن اور زینت ظاہر ہونے کے بعد اس کی حیا اور پاکیزگی ختم ہو جاتی ہے۔

3۔ مسلمان عورت جو حجاب کے بغیر ہے اور غیر مسلم عورت میں فرق معلوم نہیں کیا جا سکتا۔

4 قدامت پسندی اور دہشت گردی سے جوڑا جاتا ہے۔

5 تعلیم اور ملازمتوں میں رکاوٹیں ڈالی جاتی ہیں۔

6 یورپی ملکوں میں پابندیاں عائد کی جارہی ہیں اور باحجاب عورتیں جسمانی تشدد کا شکار بن رہی ہیں۔

7 حجاب کے خلاف پروپیگنڈہ عروج پر ہے اور میڈیا میں بے حجابی کو عام کیا جا رہا ہے۔

8 ظلم و ستم کی علامت بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔

9 لڑکیوں کو مندرجہ ذیل باتوں کی تعلیم دینی چاہیے۔

- آج کے دور میں ہم کہہ رہے ہیں کہ پردہ دل کا ہوتا ہے چہرے کا نہیں۔ حالانکہ بات حقیقت کے خلاف ہے، جو صحابیات نقاب کرتی تھیں کیا وہ دل کی

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

پاک نہیں تھیں (نعوذ باللہ) وہ تو دل کی پاکیزہ تھیں وہ ہمارے لیے رول ماڈل تھیں اگر وہ نقاب کرتی تھیں تو پھر ہمیں بھی نقاب کرنا چاہیے۔

- 4 ستمبر کو حجاب اور سکارف کو گفٹ کے طور پر لڑکیوں کو دیں۔
- لڑکیوں کو حجاب پہننے کا طریقہ سکھائیں۔
- لڑکیوں کو ان عورتوں کی مثالیں دی جائیں جنہوں نے باپردہ رہ کر بہت ترقی کی ہے۔ انہیں بتایا جائے کہ پردہ قید نہیں ہے بلکہ پردہ بہت ساری خرابیوں سے روکتا ہے۔
- ان کو عورت کے قیمتی ہونے کا احساس دلایا جائے۔

•••

Scanned with CamScanner

حجاب! نسوانیت کی فخریہ علامت

کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ کوئی شخص وال سٹریٹ کے ایگزیکٹو یا واشنگٹن کے کسی بینک کے اعلیٰ عہدیدار کو کہے کہ وہ ٹی شرٹ اور جینز کی پینٹ پہن لے۔

وہ آپ کو بتائے گا کہ اُس کا بزنس سوٹ کام کے دوران اس کی شخصیت کا عکاس ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے ساتھ سنجیدگی سے معاملات کیے جائیں۔

حجاب بھی مسلمان عورت کا بزنس سوٹ ہے اور یہ لباس اعلان کرتا ہے کہ میرے ساتھ عزت واحترام سے پیش آیا جائے۔ طالبان کی قید میں رہنے والی برطانوی صحافی ایوان ریڈلے جو میرے ساتھ مسلمان عورتوں کی نمائندہ تنظیم انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین (IMWU) کی ایک کانفرنس میں موجود تھیں، حجاب کے بارے میں اپنا تجربہ بیان کر رہی تھیں۔

''میں کئی برسوں سے تحریک نسواں کی حامی تھی اور اب میں مسلمان خواتین کے حقوق کی علمبردار ہوں۔ میں آزادئ نسواں کے علمبرداروں سے ایک سوال کرتی ہوں کہ عورتوں کی آزادی کس چیز میں زیادہ ہے؟ اپنی سکرٹ کو چھوٹائی اور اپنے جسم کو کتنی مقدار میں نمائش کے لیے عریاں کرنا معیارِ آزادی ہے یا عورتوں کو اُن کے کردار، علم اور ذہانت کی بناء پر پرکھا جائے؟؟''

ایک سوال کے جواب میں ریڈلے نے کہا کہ لوگ ایک فضول بات کرتے ہیں کہ چونکہ حجاب و نقاب گفتگو اور رابطے میں رکاوٹ بنتا ہے اس لیے عورت آگے بڑھ نہیں پاتی اور ترقی کے دروازے اس پر بند ہو جاتے ہیں۔ یہ کیا ہی واہیات بات ہے؟؟ پھر تو سیل فون، ٹیکسٹ میسجز اور فیکس مشین اور کمپیوٹرز کا استعمال

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

کرنا بند کر دیا جائے، ریڈیو سننا ختم کر دیں کیونکہ چہرہ دکھائی نہیں دیتا۔ اصل میں بات یہ نہیں ہے بلکہ درحقیقت مسلمان عورت کو بے حجاب کر کے اس کے راز کو افشاء کرنا ہے۔ حجاب کے اندر عورت ایسے ہی ہے جیسے سیپ میں بند موتی۔ جیسے چشمہ پہاڑ کے اندر سے نمودار ہو تو اس کا پانی صاف شفاف آئینے کی طرح ہوتا ہے مگر جوں جوں نیچے میدانوں کی طرف بہتا ہے تو اپنے ساتھ آلائشیں اور غلاظت بھی بہاتا چلا آ رہا ہوتا ہے اور وہ صاف پانی گدلا ہوتا جاتا ہے۔ لوگ پانی کی آخری حالت دیکھ کر یہی سمجھتے ہیں کہ شاید یہ گندا پانی ابتدا سے اسی طرح ہے۔ یہی حال مسلمان خواتین کے حجاب کا بھی ہے۔ چودہ سو سال پہلے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کی بالکل جاہل اور عریاں عورت کو تہذیب، شائستگی اور وقار عطا کیا، وہ لوگ بالکل ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتے، دوپٹہ اُن کی تہذیب میں ہی نہیں تھا۔ آج کل پھر جدید جاہلیت کا شکار طبقہ دوپٹے کو لباس سے غائب کرا کر فتح کے شادیانے بجا رہا ہے کہ شاید یہ ماڈرن ازم ہے کہ لباس باریک سے باریک تر اور مختصر سے مختصر تر کر دیا جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے زمانے کو زمانۂ جاہلیت کہا جاتا ہے اور زمانۂ جاہلیت میں بھی عرب عورت اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ نمائش کے لیے پیش کرتی تھی۔ بہت زیادہ بڑے گلے ہوتے تھے اور اپنے آپ کو ڈھکنے کا تصور ناپید تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے عزت و توقیر بخشی۔ اُسے حجاب کے اصول سکھائے کیونکہ فطرت کا تقاضا ہے کہ جو چیز جس قدر قیمتی ہے اُسے اِسی قدر نظروں سے پوشیدہ رکھا جاتا ہے اور جس کی جس قدر حفاظت اور تحفظ دینا مقصود ہو اُسے اتنا ہی بیرونی آلائشوں اور کثافتوں سے دور رکھا جاتا ہے۔ دنیا میں پائی جانے والی تہذیبیں اور ثقافتی روایات اس بات پر متفق ہیں کہ جو چیز اپنی قدر و قیمت کے اعتبار سے جس قدر اہم ہوگی۔ اسی قدر اس کو خفیہ، پوشیدہ اور چھپا کر رکھا جاتا ہے تا کہ وہ ہر قسم کے بیرونی اور خارجی دباؤ اور اثرات سے محفوظ رہ سکے اور اس کی قدر و قیمت میں کوئی فرق نہ آئے۔ قیمتی اشیاء کو پردے میں رکھنا عقل اور فطرت کا مشترکہ

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

تقاضا ہے۔اس لیے اگر کوئی اس فطری اصول کو توڑتا ہے تو خرابی پیدا ہونا ایک ناقابل انکار حقیقت بن جاتا ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ ہر دین کا ایک امتیازی وصف ہوتا ہے اور اسلام کا امتیازی وصف ''حیا'' ہے۔یعنی حیا مسلمانوں کی شناخت ہے اور یہی بنیادی صفت ہے جس کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات کا درجہ پا کر حیوانوں سے ممتاز ہو جاتا ہے۔پردہ اور حجاب اسی بنیادی وصف کا اظہار ہے۔عورت اللہ تعالیٰ کی وہ حسین تخلیق ہے جس کی وجہ سے اس کائنات میں رنگ بھر گئے اور عورت ہی وہ ذات ہے جس کو اللہ رب العالمین نے اپنی صفت تخلیق سے نوازا ہے۔یعنی وہ ایک بے جان لوتھڑے کو اپنا خون جگر دے کر انسان بناتی ہے۔اللہ تعالیٰ کو یہ حجاب اور پردے کی صفت اتنی محبوب ہے کہ ہر تخلیق کرنے والی ہستی کو اپنی طرح حجاب میں رہنے کا پابند بناتا ہے تاکہ وہ اپنی تخلیق کی بہتر حفاظت اور پرورش کر سکے۔

علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

حفظ ہر نقش آفرین از خلوت است　　　خاتمِ اُو را نگین از خلوت است

آفاق کے سارے ہنگامے پر نظر ڈالو۔تخلیق کرنے والی ہستی کو جلوت کے ہنگاموں کی تکلیف نہ دو اس لیے کہ ہر تخلیق کی حفاظت کے لیے خلوت کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کے صدف کا موتی خلوت میں جنم لیتا ہے۔

قوموں کی زندگی میں عورت کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔اُن کو دنیا میں سربلندی اور سرفرازی کا مقام دینے کا سہرا مضبوط اور اعلیٰ اخلاق کی حامل عورت کے سر ہی ہوتا ہے اور عورت سے اگر حیا کی صفت ختم ہو جائے تو معاشرہ حیوانیت کا شکار بن کر نسلوں میں بگاڑ اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

ہم بھی اپنے معاشرے میں درندگی کی انتہا کو دیکھ رہے ہیں۔ قصور کے واقعے نے ہر دردمند دل رکھنے والے کو خوف اور پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے کہ ہمارا معاشرہ کدھر جا رہا ہے۔ اصل میں ہم ماؤں کا قصور سب سے زیادہ ہے جب ہم نے اپنے صدف کے موتیوں کی پرورش میں غفلت برتنی شروع کر دی ہے۔ ورنہ کیسے ممکن تھا کہ قوم کی مائیں جاگ رہی ہوں اور معاشرے میں قصور جیسے واقعات وقوع پذیر ہو جائیں۔

آج 4 ستمبر عالمی یوم حجاب پر ہم سب مائیں اس بات کا عزم کر لیں کہ حجاب محض سر کو لپیٹنے کا نام نہیں ہے بلکہ اپنے پورے معاشرے کو شیطان اور اس کے چیلوں سے آزادی حاصل کرنے کی علامت ہے۔ یہ نظام ہے شیطانی اخلاق سے آزادی حاصل کرنے کا اور اپنے معاشرے اور اپنے خاندان کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کا۔

یہ حجاب ایک تحریک ہے، چادر بتولؓ اور یادگار فاطمہؓ و عائشہؓ ہے۔ اس کے ذریعے سے اپنے معاشرے کا تحفظ کریں تا کہ ہم اپنے مستقبل کا تحفظ کر سکیں اور اچھے خاندان وجود میں لا کر اچھے معاشروں اور اچھی قوموں سے اس زمین کو آباد کر سکیں۔

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

روایت حجاب اور جدید چیلنجز

حجاب محض کپڑے کے ایک ٹکڑے کا نام تو نہیں ہے اور نہ ہی کبھی کسی نے تاریخ میں اتنی چھوٹی سی چیز کو اتنا طاقتور دیکھا ہوگا کہ ہر وقت یہ کپڑے کا ٹکڑا میڈیا میں زیر بحث رہتا ہے۔ قانون ساز اسمبلیاں اس کے بارے میں قوانین تیار کرتی اور پاس کرواتی ہیں۔ عدالتوں میں اس کے بارے میں مقدمات چلتے ہیں ....ہارے اور جیتے جاتے ہیں۔

بقول شاہنواز فاروقی یہ حجاب ڈارون کا بندر تو نہیں مگر اس نے جیسے ترقی کی ہے، دنیا میں اس کی مثال نہیں ملتی۔

۱۔ پہلے اسے مسلم خواتین کی ذہنی پسماندگی کی علامت قرار دیا جاتا رہا کہ بیچاری برقعے والی عورت کو نہ عصر کا شعور ہے نہ جدید دنیا کے تقاضوں کا پتہ، نہ اس کے پاس تعلیم ہے نہ سماجی مرتبہ وہ منہ نہ چھپائیں تو کیا کریں اور گھروں میں بند ہو کر نہ بیٹھیں تو بیچاری اور کریں کیا؟

۲۔ اگلے مرحلے پر حجاب کو ظلم و جبر کی علامت کے طور پر مشہور کیا گیا کہ مسلمان مرد ظالم، تنگ نظر اور پس ماندہ ہیں۔ انہیں عورت کو قید کر کے لطف آتا ہے۔ پردے کو مرد کی بالادستی، جبر، Possesiveness, Male Schawnism کا استعارہ سمجھا گیا۔

۳۔ پھر حجاب کو ایک سیاسی بیانیہ یا Political narrative کے طور پر لیا گیا اور کہا گیا کہ حجاب کا معاملہ دراصل سیاسی اسلام کے پیروکاروں کا ابھارا ہوا ہے، وہ خود انتہا پسندی کی علامت ہیں اور انہیں حجاب جیسی انتہا پسندی اچھی لگتی ہے۔

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

۴۔ پھر اسے سیاسی بیانیہ سے تہذیبی بیانیہ سے تبدیل کردیا گیا اور کہا گیا کہ دنیا کے تیزی سے بدلتے ہوئے حالات نے حجاب کو تہذیبی اور ثقافتی بیانیہ Cultural and Civilizational Statement میں ڈھال دیا ہے۔

۵۔ لیکن اب یہ حجاب کا ایک گز کا ٹکڑا آزادی کی توانا علامت، مسلمان عورت کے اعتماد سے بھرپور تفاخر اور مسلم شناخت کا احساس بن کر اُبھر رہا ہے۔ پس ماندگی سے عزت و افتخار اور آزادی کی علامت تک کا یہ سفر اور ارتقاء بڑا حیرت انگیز ہے۔ یہ اکیسویں صدی ہے۔ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی آخری آسمانی ہدایت کی طرف لوٹ رہے ہیں جنہوں نے عورت کو انسانیت کے شرف سے آشنا کیا۔ سر اُٹھا کر جینا سکھایا اور بولنا سکھایا۔ جنہوں نے عورت کو اُن بوجھوں سے نجات عطا کی جو زمانے نے اُس پر لاد دیئے تھے اور ان زنجیروں سے آزاد کرایا جس میں معاشرے نے اُس کو جکڑ لیا تھا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی زندگی میں تو عورت کا اتنا متحرک Dynamic اور Dominent کردار ہے کہ ایک عرب شاعر نے اس پر طنز کرتے ہوئے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب سے آئے عورت ہی عورت ہونے لگی ہے۔ انہوں نے عورت کو جو کہ زندہ درگور ہو رہی تھی، کو خوشبو اور نماز کے ساتھ یاد کیا اور اس ایک جملے کی چھوٹی سی حدیث نے عورت کے وجود کی اہمیت کو کس قدر خوبصورتی اور معنویت عطا کی ہے۔

☆۔ آپؐ زندگی کے کسی لمحے میں بھی اپنی والدہ بی بی آمنہ کو فراموش نہ کر سکے کیونکہ والد کو تو آپؐ نے دیکھا ہی نہ تھا۔

☆۔ اپنی رضاعی والدہ بی بی حلیمہؓ کے ہمیشہ احسان مند رہے۔ رضاعی والد کو ہم آج کم ہی جانتے ہوتے ہیں۔

☆۔ رضاعی بہن حضرت شیمأؓ ایک دفعہ آئیں تو ان کے لیے اپنی چادر بچھادی۔ رضاعی بھائی بھی تھے مگر ان سے لاعلم ہی رہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

☆ ۔ حضرت خدیجہؓ پہلی مسلمان ہونے کے اعزاز کے ساتھ ساتھ آپ کی زندگی میں ایسے شامل رہیں کہ آپ ہر وقت انہیں یاد کرتے رہے اور حضرت عائشہؓ کو کہنا پڑا کہ مجھے حضرت خدیجہؓ پر رشک آتا ہے۔

☆ ۔ حضرت عائشہؓ کو اتنا زیادہ لاڈ پیار سے رکھا کہ حیرت ہوتی ہے اور ان کی زندگی وفا اور محبت کی لازوال داستان دکھائی دیتی ہے۔

☆ ۔ حضرت فاطمہؓ سے تعلق سے تو تاریخ بھری پڑی ہے اور آپ کی نسل بھی آپ کی بیٹی سے ہی چلی۔ لیکن آج اُمت مسلمہ بالعموم اور مسلمان عورت بالخصوص فیصلہ کن دوراہے پر کھڑے ہیں۔ ایک طرف مغربی تہذیب وثقافت کا سیلاب ہے جو وقت کی ٹیکنالوجی کے مؤثر ترین آلات سے آراستہ ہو کر اپنے دین وایمان اور اپنی تاریخ وروایت سے کاٹ کر مغربی تہذیب کے سانچے میں ڈھال دینا چاہتا ہے اور دنیوی ترقی اور ثروت کے طلسم سے ہماری آنکھوں کو خیرہ کرنے میں مصروف ہے تو دوسری طرف قدامت اور روایت کے کچھ علمبردار بھی اپنے خلوص کے باوجود رسم ورواج کو اقدار اور اصول کا درجہ دے کر وقت کے حقیقی تقاضوں سے مکمل صرف نظر کر رہے ہیں اور زمانے کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کی بجائے ماضی کے حصار میں محصور ہو جانے میں عافیت دیکھ رہے ہیں۔ یہ دونوں ہی راستے زندگی اور ترقی کے راستے نہیں ہیں۔ نہ ہم نے اپنی اقدار وروایات پر کوئی سمجھوتہ کرنا ہے نہ وقت کی ضرورتوں کو نظر انداز کرنا ہے۔

☆ ۔ مغلوبیت اور محکومیت سے بچنے کا واحد راستہ وہی ہے۔ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھایا ہے کہ جسے صلحائے اُمت نے اپنے اپنے دور میں کامیابی سے آزمایا ہے۔ یعنی اصول واقدار کے سلسلے میں مکمل استقامت اور ذرائع ووسائل کے باب میں ضروری لچک اور وسعت۔

حجاب ایک مکمل نظام اخلاق اور نظام عفت وعصمت ہے جو کہ مردوں کو بھی اتنا ہی محفوظ رکھتا ہے جتنا عورت کو اور اس کا خطاب مردوں سے بھی ہے اور

Scanned with CamScanner

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

عورت کو بھی۔ اس مہم کے ذریعے سے ہم اپنی تہذیب اسلامی سے اپنے ٹوٹتے ہوئے رشتوں کو بحال کرنے کی کوشش کریں گے اور میڈیا نے ہمارا پہلے بھی بہت ساتھ دیا ہے ہم اب بھی ان سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ تہذیب اسلامی کے احیاء کے اس مشترکہ کام میں ہمارا ساتھ دیں تاکہ ہم اپنی کھوئی اور گمشدہ عزت اور وقار کو بازیاب کرا سکیں اور ہمارا معاشرہ قصور جیسے انسانیت سوز واقعات سے بچ سکے۔ ●●

Scanned with CamScanner

مجھے مستور رہنے دو......!

روبینہ فرید

میں حکم رب پہ نازاں ہوں، مجھے مسرور رہنے دو
مثال سیپ میں موتی، مجھے رب قیمتی سمجھے

روا ہے یہ تحفظ کی، مجھے مستور رہنے دو......
مجھے اپنی قدر افزائی پہ مغرور رہنے دو

زمانہ کی نظر گہنا نہ دے پاکیزگی میری
مجھے مستور رہنے دو......

حیا کے لعل و گوہر سے مجھے پر نور رہنے دو

زمانہ خلق ہے میں ذریعہ تخلیق ٹھہری ہوں
مجھے مستور رہنے دو......

مجھے اس منصب تخلیق پہ معمور رہنے دو

حجاب

"پاکیزگی اور آزادی کی توانا علامت"

نہیں محتاج میری ذات مصنوعی سہاروں کی
مجھے مستور رہنے دو......
حیا کی پاسداری سے ، مثال حور رہنے دو

میرے سر پر جو چادر ہے ، میرے ایماں کا سایہ
مجھے مستور رہنے دو......
اسی سائے کی ٹھنڈک سے ہر اک غم رہنے دو

برہنہ کردے انساں کو یہ ہے شیطان کا حربہ
مجھے مستور رہنے دو......
حجابی ڈھال ہے اپنی ، اسے پسپائی پہ مجبور رہنے دو

میں اپنے دیں پہ شیدا ہوں ، یہ میرا تاج ہے گویا
مجھے مستور رہنے دو......
میرے اس دیں کی کرنوں کو میرا منشور رہنے دو

دعا ہے ناز کی آقا کہ اس اُمت کو غیرت دے
مجھے مستور رہنے دو......
میں اس اُمت کا مرکز ہوں، مجھے غیور رہنے دو

Scanned with CamScanner

قواریر فیشن

فیشن اور روایت ساتھ ساتھ

قواریر فیشن کیا ھے؟

قواریر کے معنی ہیں، کانچ، شیشہ اور آبگینہ

قواریر یعنی کانچ اور آبگینہ حضور نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم کا دیا ہوا وہ نام ہے۔ جس پر عورت جتنا بھی ناز کرے وہ کم ہے۔ نبی مہربان صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں اُن خواتین کو جو قافلے میں اُونٹوں پر سوار تھیں، یہ خطاب دیا۔ جب ساربان نے اُونٹوں کو تیز دوڑانا شروع کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پکار کر کہا کہ آہستہ چلو، تم پر آبگینے سوار ہیں، کہیں ٹوٹ نہ جائیں۔

مستقبل کے منصوبے اور اھداف

- مسلم ثقافت کے قدیم اور قیمتی خزانے اور ورثے سے منتخب لباس ڈیزائن کروانا
- روایتی کاٹیج انڈسٹری کا فروغ
- تجارت پیشہ خواتین کی ترقی و بہبود کیلئے ایک پلیٹ فارم مہیا کرنا
- ملازمت پیشہ خواتین کیلئے روزگار کی فراہمی اور سازگار ماحول پیدا کرنا

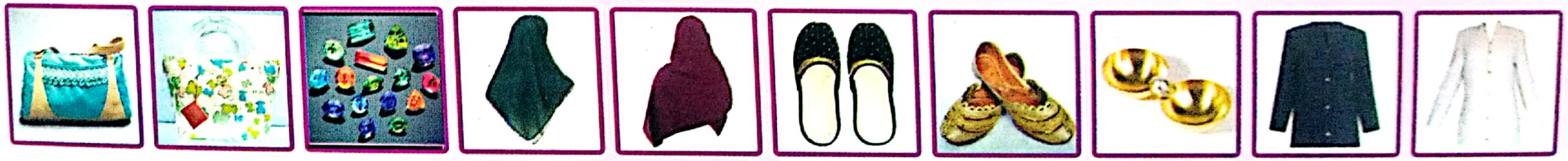

پراجیکٹ

انٹرنیشنل مسلم ویمن یونین IMWU پاکستان

- Street No.6, H-8/1, Islamabad, Pakistan, Tel / Fax: +92-51-5506031
- 123-E Block 2 P.E.C.H.S, Karachi. Tel: 021-4546783, 4550886 Fax: 021-4397844
- Stars of Islam Javed Colony Behind Masjid-e-Noor Punjab Society, Lahore. Tel: 042-6109170
- 8-C Mansoorah, Lahore. Tel: 042-35419520 Fax: 042-35432194

ART & STYLEZ 0300 807 1120

Scanned with CamScanner